دبستان عظیم آباد: تشکیل و تعمیر

جہاں تک دبستان عظیم آباد کا تعلق ہے، وہ زمانۂ قدیم سے عالموں اور شاعروں کا مسکن رہا ہے اور یہ بات تاریخ کے اوراق میں روشن ہے۔ اگر ہم صرف اس کی تشکیل و تعمیر کے حوالے سے کارناموں کا جائزہ لیں تو دبستان عظیم آباد کی خدمت کسی دوسرے دبستان سے کم نظر نہیں آتی۔ جب دہلی اجڑی اور ادباء و شعراء نے لکھنؤ کا رُخ اختیار کیا تو انگریزی حکمرانوں نے دہلی کی مرکزیت ختم کر ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ ایک عرصہ تک اردو شاعری کے دو ہی دبستان تسلیم کئے جاتے رہے یعنی دبستان لکھنؤ اور دبستان دہلی۔ بعض ناقدوں نے بھی یہ تسلیم کیا کہ جب لکھنؤ کی بہار خزاں میں تبدیل ہونے لگی تو وہاں کے شعراء و ادباء نے دبستان عظیم آباد کا رُخ کیا اور اس طرح ایک نئے دبستان کی بنیاد قائم ہوئی جسے ہم دبستان عظیم آباد کہتے ہیں۔ ویسے تو روایتی انداز میں بھی ان بیانات کو تحقیق کی کسوٹی پہ جانچا جائے تو یہ ادھوری سچائی سے زیادہ نہیں کہے جاسکتے چونکہ جدید شہادتوں سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ جس طرح دکن کے ساتھ ساتھ دہلی میں بھی اردو شاعری کی روایت آگے بڑھ رہی تھی اسی طرح دہلی اور لکھنؤ کے متوازی عظیم آباد میں بھی اردو زبان وادب کی شیرازہ بندی ہورہی تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے تمام مباحث ایک حد تک ہی بامعنی کہے جاسکتے ہیں چونکہ اول تو یہ اسی غلط اندازِ فکر کا نتیجہ ہیں جو ایک دبستان کے انہدام یا اختتام کے بعد ہی کسی دوسرے دبستان کی تشکیل پہ اصرار کرتا ہے۔ دوسرے ان کے اثرات سے یہ غلط فہمی عام ہوگئی ہے کہ ایک دبستان سے تعلق رکھنے والے تمام تر فنکار دوسرے دبستان سے یکسر مختلف ہوتے ہیں یا انہیں ایسا ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ دبستانوں کی تشکیل و تعمیر سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے چند اہم نکات نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ عام طور سے ہم یہ نہیں سوچتے کہ آخر دبستان ہے کیا؟ اس کے حدود کیا ہیں؟ کیا ایک دبستان، دوسرے سے قطعی مختلف ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے؟ کیا دبستان کے لیے صرف ایک دوسرے سے الگ ہونا کافی ہے یا اس کے لئے کچھ امتیازات بھی لازمی ہیں؟ کیا یہ ضروری ہے کہ کسی نئے دبستان کا آغاز اسی وقت ہو جب کوئی پرانا دبستان شکست وریخت کی منزلوں سے گزر رہا ہو؟ یا پھر کوئی ایک دبستان دوسرے دبستان کی شاخ کے طور پر ابھرتا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن پر غور کیا جائے تو اس غلط طرز فکر کا بڑی حد تک اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو اردو شاعری کی دبستانی تشکیل کے نظریوں میں کارفرما رہی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں، صرف اشارے کافی ہیں۔ میر جعفر زٹلی اور آتش لکھنوی دو بالکل سامنے کی مثال ہیں جو یہ احساس دلاتے ہیں کہ کسی ایک دبستان کے تمام تر شاعروں سے مخصوص رجحانات و میلانات یا افکار وموضوعات کی پیش کش کا مطالبہ یا دعویٰ کسی قدر بے معنی ہے۔ اسی طرح معین الدین دردائی اور حمید عظیم آبادی سے لے کر اختر اورینوی اور کلیم عاجز تک نے جن خصوصیات مثلاً تصوف، متانت وسنجیدگی، جدت

بیان اور جادۂ اعتدال وغیرہ کو دبستان عظیم آباد کی انفرادی خصوصیات قرار دیا ہے وہ دہلی اور لکھنؤ کے بعض شعراء کے یہاں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔دوسری طرف خود عظیم آباد سے تعلق رکھنے والے بعض شعراء کا کلام نہ صرف ان خصوصیات سے خالی ہے بلکہ ان میں کئی ایسے بھی ہیں جن کے یہاں وہ ابتذال اور ہزل گوئی موجود ہے جس کا لکھنؤ کے حوالے سے ذکر ہوتا رہا ہے۔مثالیں دینے کی شاید ضرورت نہیں لیکن ایک اور نکتے کی طرف اشارہ کردینا مناسب ہوگا۔جدید تنقیدی نظریات کے مطابق تمام تر متن تو پہلے سے موجود ہے۔پھر اس بیان کا کیا مطلب رہ جاتا ہے کہ دہلی والوں نے فلاں بات کہی اور لکھنؤ والوں نے فلاں نئے خیال کا اظہار کیا، یا عظیم آباد میں فلاں فلاں نئے موضوعات شاعری میں پیش کئے گئے؟ صاف ظاہر ہے کہ ایک دبستان دوسرے سے نہ تو سو فی صد مختلف ہوسکتا ہے نہ ہوتا ہے۔کسی ایک دبستان کے تمام تر فنکار بھی یکساں موضوعات وخیالات کے حامل نہیں ہوتے۔یہ ضرور ہے کہ ایک خاص علاقے میں چند مخصوص فکری وفنی خصوصیات کے ساتھ اگر شعراء وادبا کی ایک بڑی جماعت فعال رہے تو دبستان تشکیل پاسکتا ہے اور رفتہ رفتہ لوگ اسے قبول بھی کرسکتے ہیں مگر انحراف کی بعض صورتیں بہرحال موجود رہتی ہیں یا رہ سکتی ہیں۔البتہ اس علاقے کے چند امتیازات ایسے ہوسکتے ہیں جو اسے دوسروں کے مقابلے میں نمایاں کریں یا کوئی اختصاص عطا کریں۔اور میرے خیال میں کسی دبستان کا تذکرہ کرتے ہوئے ناقدین کو بھی اسی پہلو کی تلاش اور پیش کش پر توجہ دینی چاہیئے۔اگر اردو کے کسی مکتبہ فکر میں دیکھنی ہو تو اس مرکز شعر وادب کی قدامت،جغرافیائی حدود اور ادبی روایت کے تسلسل وغیرہ سے زیادہ زور اس بات پہ دیا جانا چاہئے کہ آخر شعر وادب کے سلسلے میں اس کی نمایاں خدمات کیا رہی ہیں؟ کیا اس کا کوئی اختصاص ہے؟ کیا اسے کوئی اولیت حاصل ہے؟ اور کیا اس نے شعر وادب میں کوئی واضح سمت یا رجحان متعارف کرایا ہے؟

(**جاری**..................)

—ڈاکٹر زرنگار یاسمین

❁❁❁